مدد دیتی ہے، وہاں چھے عشروں میں بھارت میں مسلم، عیسائیوں، سکھوں اور اچھوتوں کے ساتھ جو ظلم کیا جارہا ہے اس کی مکمل تصویر بھی پیش کرتی ہے۔ ہندستان کے مسلمانوں کی حالتِ زار کی جو تصویر کھینچی گئی ہے وہ قاری کے دل میں پاکستان کی اہمیت کو اُجاگر بھی کرتی ہے اور اس پس منظر میں سیاست دانوں کے بیانات کا جائزہ لینے، نیز امریکا، بھارت اور اسرائیل گٹھ جوڑ کی صورت میں قائم ہونے والی تکون کی سازشوں کو سمجھنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ (معراج الھدیٰ صدیقی)

سانجھ پئی چو دیس، سلمٰی یاسمین نجمی۔ ناشر: شاہکار فاؤنڈیشن، ۳۵-اقبال ایونیو، گرین ٹاؤن، لاہور۔ فون: ۳۵۹۴۵۴۲۹-۰۴۲۔ صفحات: ۴۲۳۔ قیمت: ۵۰۰ روپے۔

پوٹھواری تہذیب و معاشرت کا عکاس، اُردو میں یہ پہلا ناول ہے۔ سلمٰی یاسمین نجمی ایک معروف اور پختہ فکر قلم کار ہیں۔ ان کا شمار افسانوی ادب لکھنے والی ان معدودے چند خواتین میں ہوتا ہے جنھوں نے قلمی جہاد کے ذریعے اصلاحِ معاشرت کو زندگی کا نصب العین قرار دیا ہے۔ اس ناول کو پڑھ کر کہا جاسکتا ہے کہ آنے والے دور میں یہ انھیں شہرتِ دوام دے گا۔

ٹیکسلا، حسن ابدال اور اس کے گردونواح کا پوٹھوار علاقہ تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ پنجاب اور صوبہ سرحد کے سنگم پر واقع یہ علاقہ زمانہ قبل مسیح سے متعدد تہذیبوں کا مرکز رہا ہے۔ یہ ایک مخصوص تہذیب اور معاشرت رکھتا ہے۔ مصنفہ نے اسی تہذیب کی عکاسی کرتے ہوئے ان عناصر کو اُبھارا ہے جو کئی تہذیبوں کے ملاپ سے وجود میں آئے ہیں۔ ناول ایک ایسی عورت کی آپ بیتی ہے جو بظاہر نرم رو اور نرم خو ہے لیکن اندر سے چٹان کی طرح مضبوط اور حوصلہ مند ہے۔ جہالت کی ماری اور خودساختہ رسوم وقیود کی پابند تقدیر پرست عورت پوری تہذیب کی نمایندہ ہے اور مصنفہ نوکِ قلم سے اس معاشرت کی اصلاح کی خواہاں ہے۔ ناول کے چار درجن سے زائد کردار اجتماعی زندگی کے کئی پہلوؤں کو نمایاں کرتے ہیں۔ لڑائی جھگڑے، قتل، انتقام، منشیات کا عام استعمال اور جاگیرداروں کا مخصوص طرزِ زندگی وغیرہ۔

اس ناول کے دو اور پہلو قابلِ ذکر ہیں: ایک یہ کہ مصنفہ نے محض اپنے تخیل پر اکتفانہیں کیا بلکہ کہانی کے تار و پود اور لوازمے کے حصول کے لیے براہِ راست مشاہدے کا راستہ اختیار کیا۔ ''میں نے لکھنے کا ارادہ کیا۔ اپنی ملازمہ رسیلا کے ساتھ گاؤں گاؤں گھومی..... بے شمار عورتوں سے ملی.... شادی